کاشف گیلانی

نعت

بستے ہیں دو عالم سلطان کے مدینے میں
رونق ہے لگی رہتی ہر آن مدینے میں
محبوب کی بستی ہے اس میں ہے کشش اتنی
دل کرتا ہے رہ جائے انسان مدینے میں
دل نور بصیرت سے ہوتے ہیں وہاں روشن
اللہ کی ہوتی ہے پہچان مدینے میں
اس عالمِ مستی میں ہستی کی نفی دیکھی
ہر چیز پہ غالب تھا وجدان مدینے میں
آنکھوں سے کوئی دیکھے دل سے کوئی پہچانے
بکھرے ہیں وہ راحت کے سامان مدینے میں
کاشفؔ تھا مرے دل میں ارمان مدینے کا
نکلا ہے میرے دل کا ارمان مدینے میں

انجم نیازی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا
بڑا مبارک ہے کام اس کا ستاروں جیسا مقام اس کا
وہ ایک شاہیں صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا
بڑے بڑوں کو گرانے والا گرے ہوؤں کو اٹھانے والا
وہ رہبروں کا تھا نیک رہبر وہ پاسبانوں کا پاساں تھا
ابھرتے سورج سے تاج مانگا سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اس کا سکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا
وہ نیک سیرت حیا کی خاطر لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا
قلندرانہ حیات اس کی سکندرانہ صفات اس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا
وہ ایک عنواں بشارتوں کا بصیرتوں کا بصارتوں کا
اسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا
مورخانہ بیان توبہ منافقانہ زبان توبہ!!!
وہ اس گھڑی بھی چمک رہا تھا جہان جب یہ دھواں دھواں تھا
حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اس کے بارے نبی سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضوفشاں تھا
شہنشہوں پہ تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر ایک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا